بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ٹیلیفون نمبر ۳۳
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ
قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ہش | ۱۸ صفر ۱۳۶۴ھ | ۲ فروری ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سوا سات بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ آج بھی حضور نے درس دیا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب خاص طور پر دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ نیز بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بھی اچھی ہے۔

آج ۱۲½ بجے دوپہر جامعہ احمدیہ میں جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے کی صدارت میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے "کمیونزم" یعنی اشتراکیت کے موضوع پر مبسوط تقریر فرمائی۔ طلباء مدارس کے علاوہ بہت سے اور اصحاب بھی شامل ہوئے۔

بسلسلہ اشتہارات و خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہو

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِر

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے ساتھ ہو

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۷ فروری ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

سلسلہ کے کام خدا تعالیٰ کے ہیں۔ جو سلسلہ کے کام کریگا۔ وہ اپنا اجر اللہ تعالیٰ سے پائیگا۔ اس کے لئے بار بار میں نے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ تحریک جدید کی جب تحریک ہو۔ تو بعض دوست ثواب کے لئے خواہ کارکن ہوں یا نہ ہوں کام کے لئے آگے نکل آیا کریں۔ چنانچہ جب بھی ایسا ہوا ہے۔ غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے کاموں میں برکت دیدی ہے۔ اب چونکہ دس سال پہلے دور کے گزر چکے ہیں، غالباً دوستوں نے سمجھا ہے۔ کہ اب کام کا وقت گزر گیا ہے۔ حالانکہ جب کانٹا بدلتا ہے وہی وقت خطرہ کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ کئی جماعتوں اور افراد میں سستی کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور کئی جماعتوں اور افراد نے اپنے وعدے اب تک نہیں بھجوائے۔ کئی جماعتوں نے پوری تندہی سے کام نہیں کیا۔ حالانکہ یہ امر جماعت پر واضح ہو چکا ہے۔ کہ ابھی اصل کام کی بنیادیں بھرنے میں بہت بڑی قربانی کی ضرورت ہے۔ اور اب صرف چند دن وعدوں کے لکھوانے میں رہ گئے ہیں۔ جہاں ایک حصہ جماعت نے بے نظیر ایثار کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں دوسرے حصہ میں سستی بھی نظر آ رہی ہے۔ گویا کہ وہ تھک گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ اور ان میں چستی پیدا کرے۔ عمل مقبول وہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان کو زیادہ قربانی کا موقعہ ملے۔ وہ عمل جس کے بعد انسان تھک جائے۔ ایک خطرہ کا الارم ہے جس سے مومن کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔

پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے تحریک جدید کے تمام ان مجاہدوں کو جنہوں نے اب تک اپنے وعدے نہیں بھجوائے توجہ دلاتا ہوں کہ جلد اپنے وعدے بھجوائیں۔ اور تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر فہرست نہیں بھجوائی۔ تو اب جلد مکمل کر کے بھجوا دیں۔ اور پہلے ناقص بھجوائی ہے۔ تو اب مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپکا مددگار ہو۔ میں نے نو سالہ میعاد کی زیادتی قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق بڑھائی ہے۔ کہ دوزخ پر انیس نگران ہونگے۔ پس میں نے چاہا کہ تحریک جدید کی ہر جماعت کی قربانی انیس سال کی ہو جائے۔ تاکہ دوزخ کے دروازے اس کے لئے بند ہو جائیں۔ اور دوزخ کے انیس کے انیس داروغے بجائے ان کے دشمن کے ان کے دوست ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام تحریک کے مجاہدوں پر خواہ دفتر اول کے ہوں۔ خواہ دفتر دوم کے اس دنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کا سامان پیدا کرے۔ اور اسلام کی فتوحات کی ایک مضبوط بنیاد ان کے ہاتھ سے رکھوا دے۔ اللّٰھم اٰمین والسلام

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

ایڈیٹر۔ غلام نبی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

روزنامہ "الفضل" قادیان — مورخہ ۱۸ صفر ۱۳۶۴ھ

پنجاب حج کمیٹی میں احمدی ممبر

از ایڈیٹر

جب سے پنجاب حج کمیٹی قائم ہوئی ہے۔ اس کے ایک ممبر جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے بطور نمائندہ شامل ہیں۔ حال میں اس کمیٹی کے ممبروں کی جو نئی فہرست شائع ہوئی۔ اس میں بھی خانصاحب موصوف کا نام درج ہے۔ اس پر اخبار "زمیندار" اور "احسان" نے بڑے رنج اور غصہ کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ "زمیندار" (۲۶ جنوری) لکھتا ہے۔ "مرزائی ہیں بھی غیر مسلم اور کوئی غیر مسلم سرزمین حجاز میں داخل ہو نہیں سکتا۔ ایسے لوگوں کو حج کمیٹی میں شامل کرنا شعائر اسلامی کی صریح تضحیک ہے۔ حکومت پنجاب کو اس غلطی کا ازالہ کرنا چاہیئے۔ ورنہ مسلمان مضطرب ہونے میں حق بجانب ہونگے"۔

"زمیندار" جس کی ننگ اسلام حرکات زبان زد عوام وخاص ہیں۔ اس کا کسی کو مسلم یا غیر مسلم قرار دینا اگرچہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ تاہم اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جن لوگوں کو وہ مرزائی کہہ کر غیر مسلم قرار دے رہا ہے۔ اور یہ بتا رہا ہے۔ کہ کوئی غیر مسلم سرزمین حجاز میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اُن میں سے کئی ایک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال سرزمین حجاز میں داخل ہوتے اور حج بیت اللہ کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ پس مسلمان ہونے کے اسی معیار سے جو زمیندار نے پیش کیا ہے۔ ثابت ہے کہ حکومت حجاز کو بھی احمدیوں کے مسلمان ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ایسی صورت میں "زمیندار" کا یہ لکھنا کس قدر مضحکہ خیز ہے۔ کہ حج کمیٹی میں کسی احمدی کو شامل کرنا شعائر اسلامی کی صریح تضحیک ہے۔

"احسان" نے اس بارہ میں یہ لکھا ہے۔ کہ "پنجاب کے دوسرے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ کم از کم حکومت پنجاب کو آگاہ کر دیں کہ اُن کے نزدیک قادیانی مسلمان نہیں۔ اس لئے کسی سرکاری کمیٹی میں اُن کی نامزدگی حد درجہ بے معنی اور مضحکہ خیز ہے"۔ مگر سوال یہ ہے کہ صرف احمدیوں کے متعلق حکومت پنجاب کو کیوں آگاہ کیا جائے۔ جبکہ دوسرے مسلمان آپس میں بھی ایک دوسرے کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ ابھی حال ہی میں مکیریاں ضلع ہوشیار پور میں اہلحدیثوں اور حنفیوں کے درمیان بالفاظ اخبار اہلحدیث ۲۶ جنوری ۱۹۴۵ء "اہل حدیث کے مسلمان ہونے پر" مناظرہ ہو چکا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ حنفی اہل حدیثوں کو مسلمان نہیں سمجھتے کیا اخبار "احسان" اور "زمیندار" اہل حدیثوں کے خلاف بھی گورنمنٹ کو یہ واقفیت بہم پہنچانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ یہ لوگ مسلمان نہیں۔ اس لئے ان کا کوئی نمائندہ حج کمیٹی میں شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ نیز حکومت حجاز کو بھی لکھ دینا چاہیئے۔ کہ کسی اہلحدیث کو سرزمین حجاز میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ کیونکہ یہ لوگ غیر مسلم ہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ ایسا نہیں جس پر کفر کا فتویٰ نہ لگ چکا ہو۔ اور جسے کافر نہ قرار دیا جا چکا ہو۔ اور اگر اس قسم کے فتووں کی بناء پر حکومت عمل کرنے لگے کہ جس فرقے کو کوئی دوسرا فرقہ کافر قرار دیدے اُسے مسلمانوں میں سے خارج کر دے تو نتیجہ یہ ہو کہ ہندوستان میں کوئی بھی مسلمان باقی نہ رہے۔ یہ اتنی صاف اور واضح بات ہے۔ کہ معمولی سے معمولی عقل کے انسان کی سمجھ میں بھی آسکتی ہے۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں کی لیڈری کے مدعی یا تو اسے سمجھنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے یا پھر دیدہ دانستہ فتنہ انگیزی کرتے رہتے ہیں۔

کاش مسلمان اپنے ملکی وسیاسی حقوق اور مفادات کی حفاظت کے متعلق برادران وطن کی روش سے ہی سبق حاصل کریں۔ مذہبی طور پر ہندوؤں میں جس قدر اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اُن کی کوئی حد نہیں۔ لیکن اپنے مشترکہ مفاد کے لئے وہ سب مل کر کوشش کرتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ وہ ظاہر ہے۔

کاربنکل کا خاص علاج

خاکسار کے والد مولوی کرم الٰہی صاحب آجکل فتح منزل دارالشکر قادیان میں مقیم ہیں۔ وہ بڑے ماہر جراح ہیں۔ اور انکے پاس کاربنکل جس کو پنجابی میں کدو دانہ کہتے ہیں کا بڑا کارآمد نسخہ ہے۔ ہر قسم کے خطرناک پھوڑوں کیلئے بھی تیر بہدف نسخہ جات اور مرہمیں بناتے ہیں۔ جو چند آنوں میں بنجاتی ہیں۔ احباب ان سے فائدہ اٹھائیں۔ میں نے ان کی خدمت میں بھی عرض کیا ہے کہ احمدی غربا بیماروں کا مفت علاج کریں۔ خاکسار طالب دعا فتح محمد احمدی مشر ماعفی عنہ رچھندواڑہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی تشویشناک علالت

حضرت نواب صاحب کے متعلق آج شام کی اطلاع ہے۔ کہ بخار ہے۔ کمر اور گھٹنوں میں درد کی شکایت بھی ہے۔ کمزوری بیحد ہے۔ دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔

اخبار احمدیہ

درخواست دعا

(۱) حاجی اللہ بخش صاحب پنشنر اے۔ او بستی جھنبے والی فیروز پور شہر عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۲) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر دکن کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۳) مبارک احمد صاحب گنج مغل پورہ امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۴) سفیر الدین صاحب امبرناتھ بمبئی کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ (۵) بابو عبدالحفیظ خان صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر بادامی باغ لاہور محکمانہ ترقی کے امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں (۶) عبدالکریم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ناسنور کشمیر حال مقیم قادیان کے چچا صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی زبان بند ہے۔ اور وہ گفتگو نہیں کرتے۔ اگر کسی احمدی ڈاکٹر کو کوئی علاج معلوم ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔ احباب سب کیلئے دعا کریں۔

ولادت

(۱) میری لڑکی عزیزہ احمدی بیگم کے ہاں دوسرا لڑکا تولد ہوا ہے مولود ڈاکٹر محمد شفیع صاحب آف میلسی کا پوتا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو صحت وعافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین ہو۔ خاکسار شیخ فضل حق از دہلی۔ (۲) میرے بھائی سلطان احمد صاحب کارکن ایم۔ این سنڈیکیٹ کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ جنوری لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے امتہ الحکیم نام تجویز فرمایا۔ احباب مولودہ کی صحت درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اسمٰعیل قادیان

دعائے مغفرت

(۱) میری اہلیہ فتح بی بی صاحبہ مورخہ ۱۸ جنوری چند ماہ بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوست مرحومہ کے لئے دعا مغفرت فرمائیں۔ سید محمد شاہ پنڈی چری (۲) ملک دوست محمد صاحب بعمر قریباً نوے سال مجوکہ کے قریب ایک گاؤں میں فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم نیک اور تہجد گزار مخلص احمدی تھے۔ اُس گاؤں میں احمدی کم ہیں۔ مجوکہ کی جماعت بھی بوجہ خرابی موسم وہاں نماز جنازہ کے لئے نہ پہنچ سکی۔ اس لئے جنازہ صرف چار احمدی اصحاب نے پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اور جنازہ غائب پڑھیں۔ خاکسار بخت بھری بیوہ ملک وارث خان مجوکہ ضلع سرگودھا

(۳) خاکسار کی خوشدامن مسماۃ غلام زہرا صاحبہ بعمر ۷۵ سال ۲۴ جنوری کو ڈیرہ غازیخان میں فوت ہو گئی ہیں۔ احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد اکبر ریٹائرڈ ایچ۔ وی۔ سی۔ قادیان۔

دعائے نعم البدل

منشی عبدالغنی صاحب کا لڑکا محمد منیر جو ۱۲ سال کا تھا ۲۶ جنوری کو فوت ہو گیا۔ احباب مغفرت اور نعم البدل کی دعا کریں۔ سید عنایت حسین شاہ چک نمبر ۲۸۳ ج۔ ب ضلع لائلپور۔

تحریک دعا

حکیم عبدالغنی صاحب جو جنگی خدمات پر سرحد بنگالہ پر متعین تھے۔ بیمار ہو کر داخل ہسپتال مراد آباد ہیں اور احباب سے دعائے صحت کی درخواست کرتے ہیں۔ وہاں وہ تبلیغ بھی کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک آدمی اُن کی تبلیغ سے داخل سلسلہ احمدیہ ہو چکا ہے۔ اور دوسرے بھی قریب آ رہے ہیں (مفتی محمد صادق)

تبادلہ

(۱) مکرم فیض الحق خان صاحب سویلین گزیٹڈ آفیسر لاہور سے بمبئی تبدیل ہو گئے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ یہ تبادلہ ان کے لئے مفید ہو۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ دعائے صحت کیجائے۔

(۲) بندہ کی تبدیلی سندر گڑھ سے ماڈل سکول جنڈیالہ شیر خان ہو چکی ہے۔ اگر کوئی احمدی علاقہ میں ہوں۔ تو خاکسار سے ملیں۔ تاکہ اس علاقہ میں تبلیغ کے ذرائع سوچے جائیں۔ نیز خاکسار کی ایک خاص مقصد میں کامیابی کے لئے تمام قارئین دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ محمد ابراہیم احمدی سیکنڈ ماسٹر جنڈیالہ شیر خان

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ ارمئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

مذہب کا اپنے مقصد میں کامیاب ہونا

عرض کیا گیا کہ قرآن میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنی ہر انسان کو اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور جب ہر انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی ہے۔ تو مذہب کا اپنے مقصد میں کامیاب ہونا ضروری تھا۔

حضور نے فرمایا یہ تو صحیح ہے۔ کہ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب کے لئے پیدا کیا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے یہ کہاں فرمایا ہے۔ کہ میں ہر انسان کو ایسا بنا بھی دونگا۔ کسی مقصد کے لئے پیدا کرنا اور چیز ہے۔ اور اس مقصد کے مطابق لوگوں کا اپنی زندگیوں کو ڈھال لینا اور چیز ہے یہ تو لوگوں کا اختیار ہے۔ کہ وہ چاہیں تو عمل کریں اور چاہیں تو نہ کریں۔ مذہب کی کامیابی یا ناکامی کا اس سے کیا تعلق ہے

پارہ اول کی بعض آیات کا مطلب

ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علیٰ ملک سلیمان وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر۔ وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت وماروت کا کیا مطلب ہے۔

حضور نے فرمایا ان آیات کا مطلب تفصیلی طور پر پارہ اول میں چھپا ہوا موجود ہے۔ وہاں سے دیکھ لو۔

وقف جائداد کرنیوالے اور موصی

ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ حضور کی تحریک پر جو دوست اپنی جائدادیں خدمت اسلام کے لئے وقف کر رہے ہیں۔ وہ اس وقف جائداد کے بعد موصی سمجھے جائیں گے یا نہیں؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ موصی نہیں سمجھے جائیں گے۔ وصیت اور چیز ہے۔ اور وقف جائداد اور چیز ہے۔

قوم کے خیالات کا اندازہ

آج کی مجلس میں بعض دوستوں نے نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ بعض نظمیں ایسی تھیں۔ جو وزن اور قافیہ کے لحاظ سے بالکل غلط تھیں۔ بعض دوستوں نے اس کا ذکر کیا۔ تو حضور نے فرمایا ایسے اشعار سے خواہ ان میں وزن کو ملحوظ رکھا گیا ہو۔ یا نہ رکھا گیا ہو۔ کم سے کم اتنا پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ قوم کے دماغی خیالات کدھر جا رہے ہیں۔ جس طرح نبض دل کی حرکات معلوم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اسی طرح نظمیں قومی خیالات کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ اور ان کو سنکر انسان یہ معلوم کرسکتا ہے۔ کہ لوگوں کے خیالات کا رجحان کس طرف ہے۔

نبی کو اسسٹنٹ کی ضرورت

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے عرض کیا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو جب نبوت ملی۔ تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ میرے بھائی ہارون ؑ کو بھی میرے ساتھ شامل کر دیجئے اس کے متعلق سوال یہ ہے۔ کہ کیا نبی کو بھی اسسٹنٹ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اور پھر اسسٹنٹ بھی ایسا کہ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد تھوڑی دیر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ تو اسی میں امت بگڑ گئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس اعتراض کی بنیاد یہ ہے کہ لوگوں میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مقام نبوت کا کامل عرفان نبی کو پہلے دن ہی حاصل ہوجاتا ہے۔ حالانکہ یہ بات صحیح نہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کسی مقدس انسان کو نبوت کا مقام عطا کیا جاتا ہے۔ تو وہ انکسار کی وجہ سے گھبراتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے۔ کہ ایسا نہ ہو میں اس عظیم الشان ذمہ داری کو پوری طرح ادا نہ کرسکوں۔ اور اس میں میری طرف سے کوئی خامی اور نقص رہ جائے۔ یہی طریق تمام انبیاء کا ہے۔ اور اسی طریق سے حضرت موسےٰ علیہ السلام نے کام لیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی احادیث سے ثابت ہے کہ آپ نے ابتدا میں انکسار سے کام لیا۔ اور جب فرشتے نے کہا اقراء تو آپ نے یہی فرمایا کہ ما انا بقاریٍ۔ اسی وجہ سے ابتدائی ایام میں آپ کو شدید گھبراہٹ رہی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی متواتر تائیدات نے آپ کو ایسے مقام پر کھڑا کر دیا۔ کہ آپ نے سمجھ لیا۔ اب میرا فرض ہے۔ کہ میں آگے کی طرف بڑھتا چلا جاؤں اور کسی مشکل کی پرواہ نہ کروں۔ تو ہر نبی کا یہی طریق ہوتا ہے۔ کہ وہ شروع شروع میں گھبراتا۔ اور خیال کرتا ہے۔ کہ شائد اللہ تعالیٰ اس ذریعہ سے میرا امتحان لے رہا ہو۔ اسی وجہ سے حضرت موسےٰ علیہ السلام نے کہہ دیا کہ ہارون ؑ کو بھی میرے ساتھ شامل کر دیجئے۔ آگے اللہ تعالیٰ نے فرعون کے دربار میں انہیں اپنے نشان کے ذریعہ دکھا دیا۔ کہ جو انتخاب تم نے کیا تھا وہ صحیح نہیں تھا۔ بلکہ جو انتخاب میں نے کیا تھا۔ وہی صحیح تھا۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام حضرت ہارون ؑ کے متعلق خود کہتے ہیں۔ ھو افصح منی لساناً (القصص ع۴) جب فرعون کے سامنے جاتے ہیں۔ تو حضرت موسےٰ علیہ السلام حضرت ہارون کو ایک فقرہ بھی بولنے نہیں دیتے۔ بلکہ خود ہی بولتے چلے جاتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا فعل تھا۔ جس نے ظاہر کر دیا۔ کہ موسےٰ ؑ کا انتخاب بلاوجہ نہیں کیا گیا تھا۔ اگر آپ کا یہ منشاء ہے۔ کہ فرعون کے دربار میں حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی اسی طرح بولنا چاہیئے تھا۔ جس طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام بولے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ آپ یہ نہیں چاہتے۔ کہ خدا کی تائید کا یہ نشان ظاہر ہوتا۔ جس سے معلوم ہوتا۔ کہ خدا تعالیٰ کا انتخاب ہی صحیح انتخاب تھا۔ باقی رہا یہ کہنا کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے کوئی کام نہیں کیا۔ یہ بالکل غلط اور واقعات کے خلاف ہے۔ تورات سے ثابت ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام ہمیشہ حضرت ہارون علیہ السلام سے مشورہ کر کے اور ان سے ملکر کام کیا کرتے تھے۔ باقی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی غیبت میں جو ابتلاء پیش آیا۔ اور لوگ گمراہ ہوئے۔ یہ بھی اپنی ذات میں خدا تعالیٰ کا ایک نشان تھا۔ جو ظاہر ہوا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ پھر اس امر کو ظاہر کر دیا۔ کہ ہم نے جو انتخاب کیا تھا وہ زیادہ درست اور اعلےٰ تھا۔ تمہارا انتخاب ہمارے انتخاب کو نہیں پہنچ سکتا۔ پہلے نشان کے متعلق جو فرعون کے سامنے ظاہر ہوا۔ کوئی شخص کہہ سکتا تھا۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام جوش کی وجہ سے بولتے چلے گئے ہونگے۔ اور اسی جوش کی وجہ سے انہوں نے اپنے بھائی کو بھی بولنے نہیں دیا ہوگا۔ اس اعتراض کو رد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا ثبوت پیش کر دیا۔ جس میں حضرت ہارون علیہ السلام کو اکیلے کام کرنے کا موقعہ ملا۔ مگر وہ قوم کی صحیح نگرانی نہ کرسکے۔ اور مخالف عناصر نے شرک کی طرف قوم کو متوجہ کر دیا۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے ان کا مقابلہ بھی کیا۔ مگر پھر بھی وہ ڈرتے رہے۔ کہ اگر میں نے زیادہ سختی سے اس فتنہ کو دبا دیا۔ تو ایسا نہ ہو۔ حضرت موسےٰ ؑ مجھ سے ناراض ہوجائیں۔ ان کے اس فعل میں ہمارے لئے ایک زائد سبق بھی ہے۔ آجکل خصوصیت سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی نبی دوسرے نبی کا تابع نہیں ہوسکتا۔ اس اعتراض کا جواب حضرت موسےٰ ؑ اور حضرت ہارون ؑ کے اسی واقعہ میں ہے۔ حضرت ہارون علیہ السلام نبی ہیں وہ سمجھتے ہیں۔ کہ لوگ ایک بڑا کام کر رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف ہے۔ لیکن پھر بھی وہ ڈرتے ہیں۔ کہ اگر میں نے لوگوں پر سختی کی۔ تو حضرت موسےٰ علیہ السلام مجھ سے ناراض نہ ہوجائیں۔ اس میں ایک بہت بڑا سبق مخفی ہے۔ کہ ایک نبی دوسرے نبی کا تابع ہوسکتا ہے۔

اور تابع بھی ایسا کہ اُسے ہر وقت یہ ڈر رہتا ہے کہ میں اپنے متبوع نبی کے خلاف کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھوں جس سے وہ ناراض ہو جائے۔ غرض یہ ایک ایسا واقعہ ہے۔ جو کئی صدیاں گزرنے کے باوجود آج بھی اُن لوگوں کی ہدایت کا موجب بن سکتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ نبی وہی ہوتا ہے۔ جو کسی دوسرے نبی کی اطاعت نہ کرے۔ بلکہ خود اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہو۔

ریا کیوں پیدا ہوتا ہے

ایک دوست نے عرض کیا کہ وہ کون ذریعہ ہے۔ جس سے ریاء پیدا نہ ہو۔

حضور نے فرمایا:۔ ریاء اعمال کی حقیقت اور اچھے یا برے کاموں کے نتائج سے ناواقفیت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جب شخص کو اس بات پر یقین نہیں ہوتا۔ کہ خدا موجود ہے۔ جو مجھے میرے تمام نیک اعمال کا ایک دن بدلہ دیگا۔ وہ بندوں کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔ تاکہ اُن کی تعریف اسے حاصل ہو۔ اور اس طرح وہ ریا کا شکار ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک شخص نے جب دیکھا کہ لوگ بزرگوں کی بہت قدر کرتے ہیں تو اُس کے دل میں خیال آیا کہ آؤ میں بھی یہی طریق اختیار کر لوں۔ تاکہ لوگوں میں میری عزت قائم ہو جائے۔ چنانچہ اُس نے اپنی جائداد چھوڑی اور مسجد میں جا کر ڈیرہ لگا دیا۔ دن رات وہ مسجد میں ہی رہتا اور ہر وقت عبادت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا۔ مگر جب بھی وہ کسی حاجت کے لئے مسجد سے باہر نکلتا بچے اُس کی طرف انگلیاں اٹھا کر کہتے یہ شخص بڑا ریاکار ہے۔ آخر دس سال گذر گئے اور دس سال تک یہی کیفیت رہی کہ لوگ اسے دیکھتے اور کہتے یہ محض ریاکاری کے لئے عبادت کر رہا ہے۔ دس سال گزرنے کے بعد ایک دن جب وہ پاخانہ کے لئے باہر جا رہا تھا۔ تو بچوں نے اس کی طرف انگلیاں اٹھائیں اور کہا یہ شخص بڑا ریاکار ہے۔ اس پر اُس کے دل میں سخت ندامت پیدا ہوئی کہ مجھے دس سال عبادت کرتے گزر گئے۔ مگر اب تک لوگوں کے دلوں میں میری عزت قائم نہیں ہوئی۔ کاش میں یہ عبادت محض خدا کے لئے کرتا۔ تاکہ اگر لوگوں کے دلوں میں میری عزت پیدا نہ ہوتی تو کم سے کم خدا تو مجھ پر راضی ہوتا۔ کہ میں نے اسکی رضا کے لئے عبادت کی ہے۔ مگر افسوس کہ دس سال تک میں بندوں کی خوشنودی اور اُن میں اپنی عزت اور رسوخ قائم کرنے کے لئے عبادت کرتا رہا اور نتیجہ یہ ہوا کہ نہ مجھے خدا ملا۔ اور نہ بندوں میں میری عزت قائم ہوئی۔ اب میں اپنے اس فعل سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ کے لئے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ میں محض خدا کی رضا کے لئے عبادت کیا کرونگا۔ دنیا میں میری عزت بیشک قائم نہ ہو۔ اور بیشک لوگ مجھے برا بھلا کہیں چنانچہ اس عہد کے بعد وہ مسجد میں آیا اور اُس نے بڑے تضرع سے محض خدا کی رضا کے لئے نماز پڑھی اپنے گزشتہ فعل پر ندامت کا اظہار کیا اور اقرار کیا کہ آئندہ میں محض تیری خاطر تیری عبادت کیا کرونگا۔ دنیا کی خاطر عبادت نہیں کرونگا۔ جب اُس نے خدا کی خاطر یہ عہد کیا اور خدا کی رضا کے لئے اس نے سچے دل سے عبادت کی تو دوسرے ہی دن جب وہ باہر نکلا تو اُس نے سنا کہ بچے کہہ رہے ہیں یہ شخص بڑا بزرگ ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا ہے۔

تو سچی بات یہ ہے کہ جب انسان محض خدا کا ہو جاتا ہے۔ تو ریاء کا خیال اُسے آ ہی نہیں سکتا۔ ریاء دور کرنے کا سب سے بڑا طریق یہی ہے۔ کہ انسان کے اندر سچا ایمان پیدا ہو جائے۔ جب تک ایمان پیدا نہیں ہوتا ظلم جور استبداد اور کبر کے کیڑے اُس کے اندر پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جب ایمان پیدا ہو جائے تو انسانی روح کو ہلاک کرنے والے یہ جرثومے خود بخود دور ہو جاتے ہیں۔ ایمان کی مثال ایک درخت کی سی ہے۔ جب اس درخت کا بیج کسی انسان کے قلب میں بویا جاتا ہے۔ وہ ہر قسم کے شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ لیکن جب منافقت یا عدم ایمان کا بیج کسی انسان کے قلب میں موجود ہوتا ہے۔ تو اس درخت کے ساتھ اور بھی کئی قسم کی زہریلی بوٹیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو انسانی روح کو روز بروز ہلاکت کے گڑھے کی طرف دھکیلتی چلی جاتی ہیں۔

پس ریاء سے بچنے کا طریق یہی ہے کہ دل میں خدا پر سچا ایمان پیدا ہو جائے۔ اگر کوئی شخص اپنی روحانی آنکھ سے خدا کو دیکھ لے اور یہ سمجھے کہ میں جب نماز پڑھتا ہوں تو ایک ایسی ہستی کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں جو تمام بادشاہوں سے زیادہ اقتدار رکھتی ہے تو اس کے دل میں ریاء کا خیال آ ہی کس طرح سکتا ہے۔ ریاء درحقیقت کمی ایمان کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔ اور ایمان ہی اس مرض کا اصل علاج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اصل چیز خدا پر کامل یقین کا پیدا ہو جانا ہے۔ جس شخص کو خدا کی ذات پر کامل یقین پیدا ہو جائے۔ وہ بدی کے قریب کبھی جا ہی نہیں سکتا۔ آپ اس کی یہ مثال دیا کرتے تھے کہ جس شخص کو یقین ہو کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے۔ وہ اُس میں کبھی اپنا ہاتھ نہیں ڈالیگا۔ کیونکہ وہ سمجھیگا کہ میں نے ہاتھ ڈالا تو سانپ مجھے ڈس لیگا۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص کو خدا پر کامل یقین ہو۔ اُس کا جلال اُسکی آنکھوں کے سامنے ہو۔ اُس کی صفات پر وہ ایمان رکھتا ہو۔ اور پھر بھی اس کے اندر ریاء پایا جاتا ہو۔ اگر کسی شخص کو پیاس لگی ہوئی ہو اور اُسے پانی کا چشمہ نظر آ جائے تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ اُس چشمہ کو چھوڑ کر سوکھی جگہ چلا جائے۔ اسی طرح اگر انسان کو خدا پر کامل یقین حاصل ہو جائے تو یہ ممکن ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ اُسکو چھوڑ کر کسی اور طرف چلا جائے۔ یا بندوں کی تعریف پر مرنے لگے۔ خدا پر ایمان اِن تمام باتوں کو خس و خاشاک کی طرح اڑا دیتا ہے۔ اور شیطان انسان کے قریب بھی پھٹکنے نہیں پاتا

کمیونزم کی تحریک اور احمدی احباب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے پیش نظر کہ کمیونزم کی تحریک کے خلاف جماعت میں علمی معلومات کی ایک رَو پھیلائی جائے۔ اور ہر شخص کو ایسے دلائل مہیا کئے جائیں۔ جس سے کہ وہ اس تباہ کن تحریک کے مضر اثرات سے محفوظ رہ سکے۔ نظارت نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ تمام احمدیہ مدارس میں۔ سکول اور کالجوں میں اور بیرونی جماعتوں میں بھی اس سلسلے میں تقاریر ہوں۔ اور ایسے مضامین تیار کئے جائیں۔ جس سے اس فتنہ کا کلی انسداد ہو جائے۔ یہ سلسلہ انشاء اللہ مضبوطی سے قائم رہیگا۔ حتیٰ کہ ہم احمدیت اور شیطان کی آخری جنگ میں ہر اُس باطل خیال کو کچل سکیں جو اللہ تعالیٰ کی قدوسیت کے خلاف ہے۔

۱۔ پس تمام اہل علم دوست یا وہ احباب جن کو تحریک کمیونزم کے متعلق مطالعہ ہے۔ یا وہ مطالعہ کر رہے ہیں۔ یا ان کو شوق ہے۔ نظارت تعلیم و تربیت میں اپنے مضامین بھجوا دیں۔ مضمون مختصر اور مدلّل ہونا چاہیئے۔ جو قرآن کریم اور احادیث کے حوالجات سے اس تحریک کے متعلق اسلام اور احمدیت کے نقطۂ نگاہ پر مشتمل ہو۔ ایسے مضامین کو انشاء اللہ سلسلہ وار اخبارات اور رسائل میں شائع کیا جائیگا۔

۲۔ تمام جماعتیں اپنے اپنے طور پر یہ انتظام کریں۔ کہ وہ اپنے ہفتہ واری اور ماہواری اجلاسوں میں اس تحریک کے متعلق تقاریر کرائیں اور دوستوں کو اس کے متعلق ضروری نوٹ لکھائیں۔ اور اس کی اطلاع مرکز میں نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

۳۔ مدارس اور درسگاہوں میں اساتذہ طلباء کے سامنے دہریت کی اس تحریک کی حقیقت کھول کر بیان کریں۔ اور ان کو کلی طور پر اس کے خطرات سے آگاہ کریں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

امانت ذاتی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ "امانت ذاتی" چندہ نہیں۔ اس لئے عہدیداران مال جماعتہائے مقامی۔ اس کے وصول کرنے اور مرکز میں بھیجنے کے ذمہ دار نہیں۔ یہ امانت دار کا اپنا فرض ہے۔ کہ وہ خزانہ میں جمع کرائے۔ اور جب تک یہ رقم خزانہ صدر انجمن میں پہنچ نہ جائے صدر انجمن کسی طرح اس کی ذمہ دار نہیں ہو سکتی۔ (ناظر بیت المال)

خدام الاحمدیہ کو جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کی نصائح

ستمبر ۱۹۴۴ء میں کیپٹن سید ممتاز احمد صاحب دہلی میں رخصت پر تشریف لائے۔ چونکہ کپتان صاحب پانچ سال تک انگلستان میں رہ چکے تھے۔ اس لئے قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی نے درخواست کی کہ "اسلام اور انگلستان" کے موضوع پر انگریزی میں لیکچر دیں۔ اس پر انہوں نے تقریر کی۔ جس کی مکمل رپورٹ اکتوبر ۱۹۴۴ء میں "الفضل" میں بھی شائع ہوئی تھی۔ لیکچر کے بعد جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد فضل لندن کی گراں مایہ تبلیغی خدمات پر مجلس دہلی کی طرف سے ان کو مبارکباد پیش کی گئی۔ اس کے جواب پر جناب مولوی صاحب موصوف نے مجلس دہلی کے نام ایک پیغام ارسال فرمایا۔ جس میں خدام کو نہایت زریں نصائح کی ہیں۔ اگرچہ مخاطب دہلی کے خدام ہیں۔ لیکن چونکہ وہ نصائح تمام خدام کے لئے یکساں طور پر مفید ہیں۔ اس لئے درج ذیل کی جاتی ہیں۔ تا تمام خدام ان سے مستفید ہوسکیں۔ خادم سعود احمد

مبارکباد کا شکریہ ادا کرنے کے بعد لکھا:۔

(ہر میدان میں ترقی پانے اور حقیقی عزت حاصل کرنے کا ذریعہ خدمت ہی ہے۔ ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد ہر وہ شخص جو قوم و ملت کا حقیقی معنوں میں خادم بنتا ہے۔ وہی آخر کار مخدوم ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ذمہ تمام دنیا کی خدمت لگائی گئی ہے۔ جنہوں نے امن و صلح اور محبت و وداد سے تمام دنیا کے ان تمدنوں کو جو مخالف اسلام ہیں۔ مٹا کر صحیح اسلامی تمدن قائم کرنا ہے۔ اور بنی نوع کی حقیقی خدمت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے۔ کہ انہیں ہلاکت کے گڑھے سے نجات دلا کر صراط مستقیم پر لایا جائے۔ کام نہایت عظیم الشان ہے۔ اور یہ اس وقت تک سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک کہ ہم اپنے آپ کو اس قابل نہ بنائیں۔ کہ ہم خدا کے ہاتھ میں بطور ہتھیار ہو جائیں۔ اور ہمارے سب افعال خدا تعالیٰ کی مشیت کے مطابق ہوں۔ ان صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح جو جنگ بدر میں لڑے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم۔ یعنی تم نے ان کافروں کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں قتل کیا تھا۔ یعنی تم تو اس وقت اس فعل کے لئے بطور ایک ہتھیار تھے۔ جس کے ورے خدائی طاقت کام کر رہی تھی۔ پس صحابہ رضی کی کامیابی کا یہی راز تھا۔ کہ انہوں نے اپنے آپ کو خدا کے احکام اور مشیت الٰہی کے ماتحت کر دیا تھا۔ اور ہم بھی اسی وقت کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہم ان کے نقش قدم پر الگ چلیں۔

مغربی ممالک میں تبلیغ کے راستے میں بہت سی رکاوٹیں اور مشکلات ہیں۔ اور ان باریک زہریلے اثرات کا جو مغربی تمدن سے وابستہ ہیں۔ ہندوستان میں بیٹھے ہوئے اندازہ لگانا ہی مشکل ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو اسلامی احکام کی پابندی میں ایسا رنگین کریں۔ کہ وہ زنگ مغربی تمدن کے زہریلے اثرات کے لئے پروف کا کام دے سکے۔)

عزیزم سید ممتاز احمد صاحب نے جو میرے متعلق الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ان کا شکریہ۔ مگر میں اپنی کمزوریوں سے خوب واقف ہوں۔ اپنے مولیٰ سے یہی متمنی ہوں۔ کہ وہ عزیز اور دوسرے دوستوں کی امیدوں سے زیادہ نہیں تو ان کے مطابق کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اخیر میں میں اپنے ان عزیزوں سے جن کی طرف سے آپ نے مبارکباد بھیجی ہے۔ اپنے دل کی کیفیت بیان کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تین شعروں سے زیادہ مناسب اور موزون اور کوئی الفاظ نہیں پاتا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

اس میں بتایا۔ کہ ہم تو اپنے وقت کے لحاظ سے جس قدر ہو سکتا ہے کام کر رہے ہیں۔ لیکن آئندہ یہ جماعت جب دوسرے ممالک میں پھیلیگی۔ تو مختلف قوموں اور ملکوں کے تمدن اور رسم و رواج اور قوانین دول کے پیش نظر کئی قسم کی مشکلات پیش آئینگی۔ تو ایسے وقت میں صحیح تعلیم کو قائم رکھنا بہت ہمت اور قربانی کو چاہتا ہے۔ اس لئے فرمایا۔ کہ ایسے وقت میں جب فرعون جیسی متکبر قوموں اور حکومتوں سے تمہارا واسطہ پڑے گا۔ تو اس وقت سلسلے کی عزت کو قائم رکھنے اور اسکی اشاعت کی ذمہ واری تم نوجوانوں پر ہوگی۔ اس لئے بعد کے شعروں میں آپ نے دعا فرمائی ہے۔

میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو
ظلمت و رنج و غم و درد سے محفوظ رہو
مہر انوار درخشندہ رہے شام نہ ہو

اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ خاکسار جلال الدین شمس۔

پونچھ میں تعمیر مسجد کے لئے زمین کا مطالبہ

پونچھ ریاست جموں و کشمیر میں ایک ماتحت جاگیر ہے۔ جس کے حکمران کو اندرونی انتظام کے سلسلے میں بعض اختیارات حاصل ہیں۔ راجہ جگت دیو سنگھ جی آنجہانی والئے پونچھ نے دس بارہ سال قبل ارشاد فرمایا۔ کہ جماعت احمدیہ کو شہر پونچھ میں مسجد کے لئے زمین دی جائے۔ لیکن جیسا کہ ریاستوں میں دستور ہے۔ ماتحت ملازموں نے مختلف بہانوں سے ان کاغذات کو تعویق میں ڈالے رکھا۔ اسی اثناء میں راجہ صاحب فوت ہو گئے۔ چونکہ ان کا جانشین ابھی بالغ نہیں ہوا۔ اس لئے سری مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر نے وہاں حکومت کے لئے اپنی طرف سے ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیا۔

چونکہ احمدیوں کو مسجد کی زمین ملنے میں بلا وجہ تعویق ہو رہی تھی۔ اس لئے مسلمانوں کے ایک جلسہ عام میں سردار فتح محمد خاں صاحب ممبر اسمبلی کی تحریک اور پیر کبیر الدین شاہ صاحب کی تائید سے ایک قرارداد کے ذریعہ اس امر کا مطالبہ کیا گیا۔ کہ احمدیوں کو پونچھ میں مسجد کے لئے زمین دی جائے۔ اس پر حکام نے ایک جگہ دینے کا فیصلہ کیا۔ جس پر کونسل نے مہر تصدیق ثبت کر دی۔ لیکن جب جگہ پر قبضہ کا سوال آیا۔ تو بعض خود غرض لوگوں نے جموں سے یونہی کسی کے نام سے تار دلا دیا۔ کہ یہ جگہ میری ہے۔ یہ کسی کو نہ دی جائے۔ باوجودیکہ کسی شخص نے پیش ہو کر اپنا مطالبہ نہیں کیا۔ ماتحت حکام نے کاغذات کو پھر کھٹائی میں ڈال دیا۔ اور احمدیوں سے کہا گیا۔ کہ وہ دوسری جگہ کے لئے درخواست و نقشہ پیش کریں۔ چنانچہ انہوں نے نقشہ پیش کر دیا۔ کافی عرصہ یہ کاغذات بھی لٹکتے رہے۔ آخر موجودہ وزیر پونچھ چودھری بھگت رام صاحب سے احمدیوں کے ایک وفد نے زیر سرکردگی چودھری عبد الواحد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر ملاقات کی۔ اور وزیر صاحب نے ماہ اکتوبر ۱۹۴۴ء میں موقعہ ملاحظہ کیا۔ احمدیوں کے پہلے پیش کردہ نقشہ پر ایک افسر کو تھوڑا سا اعتراض تھا۔ احمدیوں نے اس حصہ کو چھوڑ دیا۔ اور اسکی بجائے ایک دوسرا حصہ شامل کرنے پر وزیر صاحب۔ سردار عبد الحکیم صاحب درانی سشن جج و پریذیڈنٹ میونسپلٹی پونچھ نے اظہار رضامندی فرما دیا۔

افسروں کی مرضی کے مطابق احمدیوں نے نقشہ میں بھی مجوزہ تبدیلی کر دی۔ مگر اسی اثناء میں بعض غیر احمدی ملانوں نے احمدیوں کی مخالفت شروع کر دادی۔ اور ایک نامزد ممبر میونسپلٹی پونچھ نے شرارت کر کے لوگوں سے ایک درخواست پر دستخط کروا لئے۔ کہ یہ جگہ احمدیوں کو مسجد کے لئے نہ دی جائے۔ مگر جب لوگوں کو پتہ چلا۔ کہ درخواست کا مضمون غلط بتلا کر ان سے دستخط لئے گئے ہیں۔ تو انہوں نے افسران بالا کو لکھ کر بھجوا دیا۔ کہ ان سے دھوکہ دے کر اور غلط مضمون بتلا کر دستخط حاصل کئے گئے ہیں۔ اور اگر یہ جگہ احمدیوں کو مسجد کے لئے دی جائے۔ تو انہیں کوئی اعتراض نہیں۔ جب احمدیوں نے افسران بالا کی مرضی کے مطابق نقشہ میں ترمیم بھی کر دی۔ حالانکہ اس میں انہیں نقصان رہا۔ کیونکہ مسجد شاہراہ عام سے ہٹ کر اندر کو بنیگی۔ اور ایک چھوٹی گلی کے ذریعہ راستہ رہے گا۔ اور حکام نے بھی اتفاق کر لیا۔ کہ یہ جگہ احمدیوں کو دی جائے۔ مزید براں کونسل عالیہ کا بھی واضح ارشاد عطائیگی زمین کے متعلق موجود ہے پھر معلوم نہیں۔ اب حکام نے یہ کاغذات کیوں لٹکا رکھے ہیں۔ کیا ان کا یہ فرض نہیں۔ کہ راجہ صاحب آنجہانی اور کونسل عالیہ کے احکام کی تعمیل میں جلد از جلد فیصلہ کر کے یہ زمین احمدیوں کو دیں۔

بعض ملانوں کی اٹھائی ہوئی شرارت مخالفت اور اشتعال دہی کے باوجود پونچھ کی احمدیہ جماعتوں کا نمونہ قابل تعریف ہے۔ جو رویہ ان ملانوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ اگر احمدی بھی اشتعال میں آکر اسی رنگ میں جواب دیں۔ تو امن قائم رہنا مشکل ہو جائے۔ کیا حکومت پونچھ کا یہ فرض نہیں۔ کہ مناسب ایکشن لے کر ان ملانوں کو راہ راست پر لائے۔ اور ایک پرامن جماعت کے جائز حقوق کی حفاظت کرے۔ (نامہ نگار)

جناب خواجہ غلام السیدین صاحب اور ریاست کشمیر

جناب خواجہ غلام السیدین ڈائرکٹر محکمہ تعلیم ریاست جموں و کشمیر کے ریٹائر ہونے پر چودھری عبد الواحد صاحب پریذیڈنٹ کشمیر پریس کانفرنس نے حسب ذیل بیان پریس کے نام جاری کیا ہے۔

اس خبر سے کہ خواجہ غلام السیدین صاحب ریاست جموں و کشمیر کی ناظمت تعلیم سے ریٹائر ہو رہے ہیں۔ ہر بہی خواہ ریاست کو صدمہ ہوگا۔ خواجہ صاحب نے ریاست کی جو تعلیمی خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ زریں حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔ خواجہ صاحب نے اپنے زمانہ میں ریاست کے سکولوں کا تعلیمی ڈھانچہ بدل دیا۔ اور جو نیا طریق تعلیم رائج کیا۔ اس سے مفید نتائج پیدا ہونے کی توقع ہے۔ بشرطیکہ ان کا جانشین اس طریق کو جاری رکھ سکے۔ خواجہ صاحب کی یہ خوبی قابل داد تھی۔ کہ آپ نے جہاں پریس کا جائز تعاون حاصل کرنے کی سعی کی وہاں گیدڑ بھبکیاں دینے والوں کی کوئی پرواہ نہ کی۔ خواجہ صاحب نے اہل کشمیر کی جو خدمات ادا کی ہیں۔ وہ ایسی اہم ہیں۔ کہ مستقبل کا مورخ جب کشمیر کی تاریخ لکھے گا۔ تو وہ خواجہ صاحب موصوف کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ جہاں ہم خواجہ صاحب کے ریاست کشمیر سے تشریف لے جانے پر افسوس کر رہے ہیں۔ وہاں ہمیں یہ خوشی بھی ہے۔ کہ آپ ریاست رام پور آپ کی خدمات سے فائدہ اٹھائیگی۔ آپکو وہاں ایجوکیشنل منسٹر مقرر کیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ خواجہ صاحب جہاں بھی رہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین خدمات کی توفیق دے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور

مجاہدین تحریک جدید کا اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار

(۱) مشرقی افریقہ کی ایک جماعت کے سکرٹری مال جو اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کرنے کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تحریک آئے اس پر نہ صرف خود شاندار لبیک کہتے ہیں۔ بلکہ اپنے حلقہ اثر میں بھی اپنے دوستوں کو مومنانہ شان کے ساتھ شامل کرنے میں رات دن ایک کر دیتے ہیں۔ وہ آجکل وقف جائیداد اور ترجمۃ القرآن کی فہرست مکمل کر رہے ہیں اس کے بعد تحریک جدید کے گیارھویں سال اور دفتر ثانی کے سال اول کی فہرست مکمل کرنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور لکھتے ہیں۔ میں مقروض ہوں۔ اور بعض دوست طعنہ دیتے ہیں کہ کیوں قرض لے کر حیثیت و استطاعت سے بڑھکر تحریک جدید سال دہم میں حصہ لیا۔ میرا معاملہ اور راز میرے حقیقی مولیٰ سے ہے۔ میں نے جو کچھ کیا سوچ سمجھکر اور اپنے محبوب حقیقی کی رضا جوئی اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ بوجھ جو میں نے خوشی اور بشاشت کے ساتھ اٹھایا۔ میرے بھاری بھرکم گناہوں کو ہلکا کر دیگا۔ پس حضور دعا فرمائیں۔ کہ میں قرض سے باعزت فراغت پالوں۔ اور اللہ کریم مجھے دوستوں اور دشمنوں کی نظر میں ذلیل و رسوا نہ کرے حضور سے یہ امر مخفی نہ ہوگا کہ میرا وعدہ سال دہم ۳۳/۳۱ شلنگ (یعنی ۲۰۸۸ روپیہ) کا تھا۔ جو حضور کے سال پنجم کے برابر ہے یہ میں نے ادا کر دیا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ وعدہ سارے مشرقی افریقہ میں جہاں بڑے بڑے متمول اور خوشحال احمدی موجود ہیں اول نمبر پر ہے۔ اور میں پھر ایک دفعہ کہتا ہوں فالحمد للہ علیٰ ذالک اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ کچھ عرصہ متواتر حضور عالی میں اس قرضہ سے نجات پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتا رہوں۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ اللہ کریم مجھے اس تنگی سے نجات بخشے گا اور مزید قربانیوں کی توفیق دیگا۔

انظر الی برحمۃ و تحنن
یا سیدی انا احقر الغلمان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنے قلم مبارک سے رقم فرمایا "جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ آپ نے جو رقم دسویں سال میں دی۔ واقعہ میں بہت زیادہ تھی۔ اس میں احتیاط کریں۔ پھر مزید نیکی سے آسان طریق سوچنا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص کو قبول فرمائے اور قرض اتار دے۔ اور آئندہ نیکی کا رستہ بند نہ کرے بلکہ کھولے"۔

(۲) مالابار کے ایک مخلص دوست جو تحریک جدید کے پہلے دس سال میں شاندار حصہ لیتے رہے ہیں۔ عرصہ ایک سال سے بے کار ہونے کے علاوہ مقروض بھی ہیں۔ انہوں نے سال دہم کا چندہ ۶۵/- قرض لیکر دیا تھا۔ جب حضور کی طرف سے نئے سال کا خطبہ شائع ہوا۔ تو حیران و پریشان تھے کہ اب کیا کریں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اتفاقاً اسیوقت ایک تھوڑا سا کام ملا۔ جس سے ۲۵/- روپیہ وصول ہوئے اس میں سے کچھ ترجمۃ القرآن اور کچھ تحریک جدید سال یازدہم میں ارسال ہے۔ میرا وعدہ سال دہم سے ایک روپیہ اضافہ سے ۶۶/- کا قبول فرمائیں۔ بقیہ رقم بھی جب اللہ تعالیٰ نے دی پیش کروں گا۔

(۳) تحریک جدید کے جہاد میں ایک دوست جو کہ شروع تحریک سے شامل چلے آرہے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ یا سیدی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کی اجازت اور دعاؤں کے صدقے تحریک جدید کے پہلے دس سال کا چندہ ادا کر چکا ہوں میرا سال نہم ۵/۱۲/- اور سال دہم کا ۸۰/- روپیہ تھا۔ اگرچہ حضور کی اجازت کے ماتحت اب سال نہم کے چندے کے برابر دفتر اول کے گیارھویں سال کا چندہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ مگر پیچھے قدم ہٹانا موت سے بھی گراں گزرتا ہے۔ اس لئے باوجود مالی مشکلات کے اللہ تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرتا ہوا گیارھویں سال کے لئے یک صد روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ادا کرنے کی توفیق بخشے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وقف جائیداد کے سلسلہ میں چونکہ میں کثیر العیال غریب اور مفلس انسان ہوں۔ اپنی پانصد روپیہ کی ایک دوکان وقف کرتا ہوں حضور قبول فرمائیں۔

(۴) ایک دوست لکھتے ہیں۔ حضور میں نے بہت دفعہ ارادہ کیا کہ حضور پر نور کی خدمت میں اپنی داستان پیش کروں مگر توفیق نہ ہوئی۔ اب عرض ہے کہ میں اپنی طالب علمی کے زمانہ میں جو وعدے کرتا تھا۔ تحریک جدید کے آنے پر وہ سب باطل ہو گئے۔ پہلے سال میں ۳۰/- کا وعدہ کیا۔ اور ادا کر دیا مگر دوسرے سال ۲۵/- کا وعدہ کر کے ادا نہ کر سکا۔ اس کے بعد پھر جرأت نہ ہوئی کہ وعدہ کروں۔ اپنی مالی مشکلات کو ذہن میں لا کر اپنی تسلی کر لیتا مگر میرا دل اس کو جھٹلاتا رہا۔ اور میں شیطانی راستہ پر تاریکی میں گم ہو گیا۔ میرے دل میں سلسلہ کی محبت تو رہی۔ مگر تڑپ غائب ہو گئی۔ میں کچھ دیر نام کا احمدی رہا۔ اس کے بعد مجھے احمدی کہلاتے ہوئے شرم آنے لگی۔ لیکن پیشتر اس کے کہ میں ہمیشہ کے لئے اس پاک نور اپنی آنکھوں سے اوجھل کر لیتا۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے حضور کے ذریعہ مجھے بینائی عطا فرمائی۔ اور حضور نے تحریک جدید کے دفتر ثانی کا اعلان فرما کر مجھ غریب اور گنہگار پر ترس کیا۔ حضور میری آمدنیات سو روپیہ ماہوار ہے۔ یہ دور ثانی کے سال اول میں دینے کا وعدہ کرتا ہوں میرا دل اپنی اس غلطی سے کبھی چین نہیں پائے گا۔ جو میں نے تحریک جدید کے دور اول میں حصہ نہ لے کر کی ہے اس لئے پہلے سال کے ۳۰/- کے علاوہ دوسرے کے ۳۵/- تیسرے سال کے ۲۶/- اور اسی طرح سال دہم کے ۴۳/- یہ کل ۳۰۱ ہوئے۔ میں سات سو روپیہ کے ساتھ ادا کر دوں گا۔ حضور قبول فرمائیں۔

(الف) وہ دوست جنہوں نے تحریک جدید کے پہلے دس سالوں میں سے ایک یا دو یا تین یا زیادہ سالوں میں حصہ لیا ہے اور اب وہ گزشتہ سالوں میں بھی حصہ لے کر دور اول میں شمولیت چاہتے ہیں اب اپنے گزشتہ سالوں کا چندہ دے کر پہلے دس سال پورے کر سکتے ہیں۔ اور گیارھویں سال کا وعدہ بھی دے سکتے ہیں۔ پس ایسے احباب جنہوں نے پہلے دس سال میں سے کسی نہ کسی سال میں شمولیت کی ہے۔ اگر چاہیں تو ان گزشتہ سالوں کا چندہ دے دیں۔ اور اب گیارھویں سال کا بھی وعدہ کر دیں۔

(ب) وہ احباب بھی گیارھویں سال کا وعدہ کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے سال دہم کا چندہ ابھی ادا نہیں کیا۔

(ج) ایک صاحب نے دریافت کیا ہے کہ میرے بہن بھائی۔ جنہوں نے اب تک بیعت نہیں کی۔ کیا وہ بحیثیت غیر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے سکتے ہیں؟ حضور نے اس پر رقم فرمایا "آپ کے غیر احمدی بہن بھائی بھی وعدہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ خدمت اسلام میں حصہ لینے سے دوسری نیکیوں کی توفیق ملتی ہے" پس اگر کوئی غیر احمدی دوست تحریک جدید یا ترجمۃ القرآن میں اپنی مرضی اور خوشی سے حصہ لینا چاہیں تو لے سکتے ہیں۔

(۵) نیلڈ سروس سے ایک دوست جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہیں دسویں سال میں ۱۳۵۰ دے چکے ہیں۔ اب ۱۳۶۰ روپیہ گیارھویں سال کا وعدہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

۱۹۳۵ء میں میرا چندہ ۳۳۰/- تھا۔ مگر دوسرے سال میری حالت ایسی تھی کہ میں روپیہ دینا بھی مشکل تھا۔ افریقہ کی بچت سب ختم ہو چکی تھی۔ جب حضور کا خطبہ آیا۔ تو دل سخت افسردہ ہوا۔ ایک صاحب نے میری طرف سے کسی افسردگی کے اظہار کے بغیر مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ گو تمہارا دل تو یہی چاہتا ہوگا کہ پہلے سال سے دوسرے سال زیادہ چندہ دو مگر حالات موجودہ میں تمہارا بیس روپیہ دینا ہی آسمان پر پہلے سے زیادہ رقم شمار کی جائے گی۔ ان کی اس بات کی سچائی کا بے شک میں قائل تھا۔ بلکہ میں کیا اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہ دے سکے۔ مگر دل درد سے بھرا ہوا ہو۔ حزناً الا یجدوا ماینفقون تب بھی آسمان پر وہ سابقین میں شمار ہوتا ہے۔ مگر میرا دل بے چین کا بے چین ہی رہا۔ جب مجھے حضور کا خطبہ ملا۔ اور میں اسے خلوت میں پڑھ رہا تھا۔ خطبہ خوب موٹے موٹے الفاظ میں چھپا تھا۔ اور الفاظ کا نمایاں ہونا ان کو میرے دل میں اور بھی موجب پیار بنا رہا تھا۔ اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ میں بھی حضور کے خطبہ میں حاضر ہوں۔ اور عالم تصور میں گویا حضور کی آواز میرے کانوں میں پڑ رہی ہے۔ جب میں حضور کے اس فقرہ پر پہنچا جس کا مفہوم یہ تھا کہ میں چاہتا ہوں مخلصین پہلے سے زیادہ چندہ دیں۔ تو میں آگے پڑھنے سے رک گیا۔ اور دل آنسوؤں کے رستے بہہ نکلا۔ گویا میں آسمانی بادشاہ کے حضور میں دست بستہ حاضر تھا۔ اور عاجزی کی حالت ظاہر کر رہا تھا۔ یہ سب ماجرا محض ایک منٹ کے اندر اندر کا ہے شاید میرے آنسوؤں کے گرنے اور دعا کی قبولیت میں ایک منٹ کا بھی وقفہ نہیں گزرا ہوگا کہ ایک رقم جو مجھے بالکل بھولی ہوئی تھی اچانک یاد آگئی۔ میرے دل میں خدا نے ڈالا کہ جو رقم امانت فنڈ میں رکھی تھی وہ نکلوا لو۔ واللہ میرا دل افسردگی کے عالم سے باہر نکل کر خوشی سے بھر گیا۔ اور میں نے خط لکھ دیا کہ یہ رقم ادا کر دی جائے۔ جو پہلے سال سے زیادہ تھی۔ گویا اس حقیر ناچیز کے ایک دو آنسو یہ کام کر گئے کہ دسویں سال میں ۱۳۵۰/- اور اب گیارھویں سال میں بھی پہلے سے زیادہ

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۷۹۴۹ء ۔ منکہ سراج الدین ولد محمد اسمٰعیل صاحب قوم ارائیں پیشہ قلعی گر عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن درگا نوالی ڈاکخانہ رسول پور ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) زمین ۶ کنال ۱۰ مرلہ قیمتی -/۵۰۰ روپیہ۔ ایک مکان خام قیمتی -/۱۲۰ روپیہ نقد -/۱۰۰۰ روپیہ۔ میں اس تمام جائیداد مذکورہ بالا کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری ماہوار آمد اندازاً -/۵۰ روپے ہے۔ میں اپنی آمد کا بھی ہمیشہ 1/10 حصہ ادا کرتا رہونگا۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ نوٹ :۔ زمین اور مکان میں ہم چار بھائی حصہ دار ہیں۔ میں نے اپنے حصہ کی وصیت کی ہے۔ العبد سراج الدین معرفت چودھری محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کمیٹی محلہ کوچہ شیخ عظیم اللہ خاں صاحب راولپنڈی شہر۔ گواہ شد نذیر احمد۔ گواہ شد عبد الوہاب سکرٹری مال انجمن احمدیہ درگانوالی ضلع سیالکوٹ۔

ع ۷۹۵۵ء ۔ منکہ شریفاں بی بی زوجہ چودھری فیروز الدین صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ زراعت عمر قریباً ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترلہ ڈاکخانہ بڈھا گورایہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت -/۱۵۰ روپیہ حق مہر ہے اور ایک انام طلائی وزنی ۹ ماشہ چوڑیاں ۲ عدد نقرئی وزنی ۴ تولہ۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا شریفاں بی بی گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد نشان انگوٹھا چودھری فیروز الدین خاوند موصیہ۔

ع ۷۹۵۷ء ۔ منکہ شاہ محمد ولد علی محمد صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن مرالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ (۱) بنیس ایکڑ زمین جدی مشترکہ براداران کا 1/5 حصہ میری ملکیت ہے۔ قیمت -/۱۲۰۰۰ روپیہ یہ رقم مشترکہ ہے۔ اس رقم میں میرا حصہ 1/5 ہے۔ (۲) ایک ہزار روپیہ نقد جو اس وقت تجارت میں لگا ہوا ہے۔ یہ رقم بلاشرکت ہے اس کا نفع نقصان دوسری جائیداد پر ہے۔ (۳) ایک عدد مکان مشترکہ براداران 1/4 حصہ میری ملکیت ہے قیمتی -/۶۰۰۰ روپیہ یہ رقم مشترکہ ہے۔ اس میں میرا حصہ 1/4 ہے۔ میری وفات پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد بقلم خود شاہ محمد ساکن مرالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات۔ گواہ شد بقلم خود علی محمد گواہ شد غلام قادر۔

ع ۷۹۵۸ء ۔ منکہ صغریٰ بیگم زوجہ عبد الرحمٰن خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریام ڈاکخانہ کریام ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ نومبر ۱۹۴۴ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ جو کہ ابھی بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ کانٹے طلائی ایک تولہ نتھ طلائی 1½ تولہ انام طلائی ایک تولہ ٹکہ طلائی ایک تولہ لڑی طلائی ۶ تولہ مندرجہ بالا جائیداد کی میں مالک ہوں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد صغریٰ بیگم بقلم خود گواہ شد عبد الرحمٰن خاں۔ گواہ شد عبد الغنی خاں گواہ شد مہر خاں امیر جماعت احمدیہ کریام۔

ع ۷۹۶۳ء ۔ منکہ عالم بی بی زوجہ چودھری اللہ دتا قوم گورایہ جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن بڈھا گورایہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ و ڈسکہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت -/۲۰۰ روپیہ مہر ہے۔ اس کے 1/9 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔

فوری ضرورت

ایک ایسے مشینمین کی فوری ضرورت ہے۔ جو سوڈا واٹر مشین سے سوڈا بھرنے سے واقف ہو۔ اور مشین کی ضروری مرمت وغیرہ کر سکے۔ تنخواہ کم و بیش ایک صد روپیہ ہوگی۔ اس کے علاوہ رہنے کے لئے کوارٹر مفت دیا جائیگا۔ خواہشمند احباب درخواستیں جلد نظارت امور عامہ میں بھیج دیں۔ (ناظر امور عامہ)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن یکم فروری - ہٹلر نے گزشتہ شب اپنے ہیڈ کوارٹر سے جرمن عوام کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کی۔ جس میں کہا۔ کہ روسی فوجیں بڑی تیزی سے جرمنی پر چھا رہی ہیں۔ مگر ہم کسی حالت میں ہتھیار نہ ڈالیں گے۔ موجودہ جرمنی عہد نامہ ورسیلز کا جرمنی نہیں۔ ہم اپنے عزم و ہمت سے آخر کار جیت جائینگے۔ اس نے کہا۔ میں اپنی پیشگوئی کو پھر دہراتا ہوں کہ برطانیہ بالشوازم کے سیلاب کو روک نہیں سکے گا۔ اور دنیا کی فیصلہ کن جنگ ایشیا میں نہیں بلکہ یورپ میں لڑی جائے گی۔ جرمنی پر آیا ہوا کرائسس خواہ کتنا بھی نازک کیوں نہ ہو۔ آخر وہ ختم ہو کر رہے گا۔ روسی فوجوں کا سیلاب بڑھ رہا ہے۔ مگر میرا یقین ہے کہ ان پسپائیوں اور کڑی آزمائشوں کے باوجود ہم اپنی طاقت سے موجودہ خطرہ کو کم کرنے اور حالات پر قابو پانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

سٹاک ہالم یکم فروری - نزی جرمن پریس نے اطلاع دی ہے کہ جرمن سرکاری دفاتر برلین سے بیرتھ واقع بویریا میں لے جا رہے ہیں۔ ہٹلر ہیڈ کوارٹر اپنے پہاڑی قلعہ واقعہ روبرسلزبرگ میں رہیگا۔

ماسکو یکم فروری - معلوم ہوا ہے کہ جرمن اس وقت بعض خاص مقامات پر قلعہ بندیوں میں مصروف ہیں۔ اور برلین کو بچانے کے لئے فولاد اور کنکریٹ کے مورچے تعمیر کر رہے ہیں۔ ہٹلر نے جرمن کمانڈروں کو حکم دیا ہے کہ وہ جو بھی علاقہ خالی کریں۔ اسے مکمل طور پر تباہ کر دیں اور کوئی ایسی چیز باقی نہ رہے۔ جس سے دشمن کو مدد مل سکے۔

لندن یکم فروری - کہا جاتا ہے کہ چیکوسلوک گورنمنٹ لبلن کی عارضی پولش گورنمنٹ کو تسلیم کرنے والی ہے۔ روس اور فرانس کی حکومتیں اسے پہلے ہی تسلیم کر چکی ہیں۔

لندن یکم فروری - معلوم ہوا ہے کہ مشہور جرمن سائنسدان پروفیسر ہارٹ مین جو اڑن بم اور راکٹ بم کا موجد ہے۔ بھاگ کر ماسکو پہنچ گیا ہے۔ ہٹلر نے اسے حکم دیا تھا۔ کہ یکم جنوری تک ایسے راکٹ بم تیار کرے۔ جو نیویارک پر گرائے جا سکیں۔ مگر وہ چونکہ ایسا نہ کر سکا۔ اسلئے ہٹلر کے غیظ و غضب کا شکار ہونے سے بچنے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز ماسکو بھاگ گیا ہے۔

لندن یکم فروری - آج کامنز میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ حال ہی میں مسٹر چرچل اور جنرل فرانکو کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے اسے شائع نہیں کیا جا سکتا۔

لندن یکم فروری - جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ مشرقی محاذ کے علاقوں سے سول آبادی کو وسیع پیمانہ پر نکالا جا رہا ہے۔ روزانہ بیس پچیس میل رقبہ سے شہریوں کا اخراج عمل میں لایا جا رہا ہے۔ اور انہیں صرف وہی سامان لے جانے کی اجازت ہے۔ جو اشد ضروری ہو۔ لاکھوں جرمن پناہ گزین سڑکوں پر بھاگے جا رہے ہیں۔

لندن یکم فروری - خیال کیا جاتا ہے کہ روس میں جو جرمن قیدی ہیں۔ انہیں جرمنی کی عارضی گورنمنٹ قائم کرنے کے اختیارات دیئے جائیں گے۔ اور عارضی صلح کی شرائط اس سے طے کی جائیں گی۔

واشنگٹن یکم فروری - امریکن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر روزویلٹ اپنی ۶۳ ویں سالگرہ کی پبلک تقاریب میں کوئی حصہ نہ لیں گے۔ کیونکہ وہ واشنگٹن میں موجود نہیں ہیں۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ کل مارشل سٹالن کے دستخطوں سے مشرقی محاذ جنگ کے متعلق کوئی اعلان شائع نہیں ہوا۔ جو ایک غیر معمولی بات ہے۔ اس سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ سٹالن۔ چرچل۔ روزویلٹ کانفرنس کسی مقام پر شروع ہو چکی ہے۔

لندن یکم فروری - جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ مشرقی پرشیا کے صدر مقام کونسبرگ کو آگ لگی ہوئی ہے۔ روسی توپخانہ مکانوں اور بازاروں پر سخت گولہ باری کر رہا ہے۔ اور برف باری اور سرد ہواؤں کے باوجود مرد عورتیں اور بچے گھروں سے نکل کر بھاگے جا رہے ہیں۔

ماسکو یکم فروری - مشرقی مورچہ پر مارشل ژکوف کی فوجیں ۲۴ گھنٹوں میں اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور لنسبرگ پر قبضہ کر لیا ہے اب برلین ۶۵ میل دور رہ گیا ہے۔ کچھ روسی دستے اوڈر دریا کے کنارے پہنچ گئے ہیں روسی فوجیں ڈیڑھ سو میل کے محاذ پر بڑھ رہی ہیں ان کا جنوبی بازو برلین کی طرف ہے اور شمالی بازو بالٹک کی طرف۔

لندن یکم فروری - مغربی مورچہ پر امریکی دستے جرمنی میں مانشو سے آگے بڑھ رہے ہیں پہلی امریکن فوج کی توپیں سیگفرڈ لائن پر گولے برسا رہی ہیں۔

لندن یکم فروری - برلین ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی فوجیں مغربی مورچہ پر سخت حملہ کرنے کی تیاری کر رہی ہیں۔

واشنگٹن یکم فروری - فلپین کے جزیرہ گرینیڈے میں امریکی فوجوں نے اتر کر جاپانیوں کے سمندری اڈے پر قبضہ کر لیا ہے۔ کچھ اور امریکن فوجیں تیزی سے منیلا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ انہوں نے ٹرنزک کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو منیلا سے ۲۵ میل سے بھی کم دور ہے۔

دہلی یکم فروری - ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ حکومت ہند کے محکمہ سپلائز نے غیر ملکی کاغذ کی مختلف قسم کی قیمتوں میں جن کی قیمتوں کا اعلان ستمبر ۱۹۴۴ء میں کیا گیا تھا۔ مزید کمی کر دی ہے غیر ملکی کاغذ کی چند مزید قسموں کی بھی قیمتیں مقرر کی گئی ہیں۔

روم یکم فروری - امریکن وزیر خارجہ اٹلی پہنچ گئے ہیں۔ کل انہوں نے اتحادی ہیڈ کوارٹرز کا معائنہ کیا۔

لندن یکم فروری - چیکوسلواکیہ کے صدر مقام پراگ میں کارخانوں کے مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ شہر میں مارشل لاء نافذ ہو گیا ہے چیکوسلواکیہ کے صدر ڈاکٹر بنیز عنقریب اپنے ملک میں واپس آ رہے ہیں

پیرس یکم فروری - مارشل پیٹان کی فرانسیسی کمیٹی نے جو فرانس کی آزادی کے بعد بھاگ کر جرمنی چلی گئی تھی۔ جرمنی کے ساتھ اینٹی بالشویک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔

ماسکو یکم فروری - مارشل ژکاف کی فوجیں دریائے اوڈر کے مشرقی کنارے پر فرینکفرٹ کے عین سامنے جا پہنچی ہیں۔ اور اس لحاظ سے گویا برلین سے چالیس میل پر ہیں۔ اخبار ریڈ سٹار نے لکھا ہے کہ روسی توپوں کی گرج اب برلین میں سنائی دے رہی ہے۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ ریلاؤ کے نواح میں بھی سخت لڑائی ہو رہی ہے۔

لندن یکم فروری - مغربی محاذ پر پہلی امریکن فوج جرمن سرحد کے اندر گھستی جا رہی ہے۔ اور اب سیگفرڈ لائن سے دو میل سے کم فاصلہ پر ہے السس میں امریکن فوج گمبوشن کے شہر پر قبضہ کر چکی ہے۔ جو سٹراسبرگ سے سات میل شمال مشرق میں ہے۔ تیسری امریکن فوج سرحد پار کر کے خاص جرمنی میں ایک قصبہ پر قبضہ کر چکی ہے۔

ایتھنز یکم فروری - یونان گورنمنٹ اور گوریلا نمائندوں میں آج سے کانفرنس شروع ہو رہی ہے۔

کانڈی یکم فروری - اراکان میں جو اتحادی فوج اتری تھی وہ کئی روز کی شدید جنگ کے بعد کانگو آکی جاپانی چھاؤنی پر قبضہ کر چکی ہے۔ اور اسطرح شمالی اراکان میں جاپانیوں کے بچ نکلنے کی آخری راہ بھی مسدود ہو گئی۔ رانڈے کے محاذ پر کل بھاری اتحادی بمباروں نے تین سو ٹن بم برسائے